AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

فقہی تفاسیر کا بیان اور انکا اسلوب و منہج

Explanation of jurisprudential interpretations and their style and methodology

Dr. Yasmin Nazir
Assistant Professor Department of Islamic culture,
Government Sadiq College Women University Bahawalpur
ORCID: 0000-0002-5029-0486
yasmin.nazir@gscwu.edu.pk
Misbah Sajjad
MS Scholar Department of Islamic Studies,
Government Sadiq College Women University Bahawalpur
ORCID: 0009-0009-2829-7399
misbahsajjad125@gmail.com

Abstract

This research Paper provides a critical analysis of Fiqhi Tafasir (Jurisprudential Exegeses) by examining their methodologies, interpretative styles, and comparative approaches across different Islamic schools of thought. The study focuses on key exegetical works such as Ahkam al-Qur'an by Imam al-Jassas (Hanafi), Ahkam al-Qur'an by Ibn al-'Arabi (Maliki), and Al-Jami' li Ahkam al-Qur'an by Imam al-Qurtubi. These tafasir primarily focus on Ayat al-Ahkam (Legal Verses) and provide insights into how each school derives legal rulings based on its usul al-fiqh (principles of jurisprudence). The research highlights differences in legal reasoning (Istidlal), reliance on textual evidence, and use of analogical deduction (Qiyas), juristic preference (Istihsan), and scholarly consensus (Ijma). The comparative analysis reveals how these methodologies influence Islamic law and contribute to the diversity within the field of Islamic jurisprudence. Furthermore, this study explores the contemporary relevance of Fiqhi Tafasir in addressing modern legal and ethical challenges, including Islamic banking, family law, criminal justice, and new ijtihadi approaches. By examining the classical and modern applications of these exegeses, the research underscores their continued significance in the formulation of Islamic legal principles. The findings suggest that Fiqhi Tafasir serve as a vital scholarly foundation for ijtihad (independent reasoning) and remain an essential reference for contemporary Islamic legal discourse.

Key Words | *Fiqhi Tafasir, Ayat al-Ahkam, Islamic Jurisprudence, Usul al-Istinbat, Qiyas, Ijma, Istihsan,*

یہ تحقیق فقہی تفاسیر کے اسلوب، منہج اور مختلف اسلامی مکاتبِ فکر کے تقابلی جائزے پر مبنی ہے۔ تحقیق میں خاص طور پر حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی مکاتب فکر کی مشہور تفاسیر جیسے کہ احکام القرآن از امام جصاص، احکام القرآن از ابن العربی، اور الجامع لأحکام القرآن از امام قرطبی کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ یہ تفاسیر آیاتِ احکام کی تشریح پر مرکوز ہیں اور ہر فقہی مکتبِ فکر کے اصولوں کے مطابق ان کا اجتہادی اسلوب نمایاں ہے۔ تحقیق میں فقہی استدلال، اصولِ استنباط اور فقہی احکام کے استخراج کے طریقوں کا تقابلی جائزہ لیا گیا ہے، جس میں قیاس، استحسان اور اجماع جیسے اصولوں کے استعمال پر بھی بحث کی گئی ہے۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

فقہ کی تعریف اور اس کی عربی و اردو میں وضاحت

فقہ ایک عربی اصطلاح ہے جو اسلامی قانون اور احکام کو سمجھنے اور ان کا اطلاق کرنے کے علم کو کہتے ہیں۔ لغوی طور پر فقہ کا مطلب ہے "گہری سمجھ" یا "علم و ادراک"۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں فقہ کا استعمال عمومی طور پر دین کی گہری بصیرت اور شرعی احکام کو سمجھنے کے معنی میں کیا گیا ہے۔ جیسا کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لِّيَتَفَقَّهُوا۟ فِى ٱلدِّينِ ،یعنی "تا کہ وہ دین میں گہری سمجھ پیدا کریں[1]۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ فقہ دین اسلام کے احکام کو مکمل بصیرت کے ساتھ سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اصطلاحی طور پر فقہ کی تعریف مختلف فقہاء نے کی ہے، جن میں امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا" :الفقه معرفة النفس مالها وماعليها "یعنی "فقہ یہ جاننے کا نام ہے[2] کہ انسان پر کیا حقوق اور فرائض عائد ہوتے ہیں"۔ اسی طرح امام شافعیؒ نے فقہ کو ان شرعی احکام کا علم قرار دیا جو قرآن و سنت سے اخذ کیے گئے ہوں اور جو عملی زندگی میں نافذ کیے جا سکیں۔ فقہ کا بنیادی مقصد مسلمانوں کو عبادات، معاملات، معاشرتی اصول، اور قانونی معاملات میں رہنمائی فراہم کرنا ہے تا کہ وہ اپنے اعمال کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھال سکیں۔

فقہ کے بنیادی ماخذ چار ہیں : قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس۔ قرآن مجید شریعت کا بنیادی ذریعہ ہے، جبکہ حدیث نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال پر مشتمل ہے جو قرآن کی تشریح کرتا ہے۔ اجماع امت کے علماء کی متفقہ رائے کو کہتے ہیں، جبکہ قیاس کسی معلوم شرعی حکم پر غور و فکر کرکے نئے مسائل کا حل نکالنے کا طریقہ ہے۔ ان چاروں ماخذوں کی بنیاد پر اسلامی فقہ کی تشکیل ہوئی اور مختلف مکاتبِ فکر وجود میں آئے، جن میں حنفی، مالکی، شافعی، اور حنبلی مکاتب فکر شامل ہیں[3]۔ فقہ کی اہمیت اس حقیقت سے بھی واضح ہوتی ہے کہ اسلامی معاشرت، معیشت، عدالتی نظام، اور دیگر شعبوں میں فقہ بنیادی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ فقہ نہ صرف عبادات جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے اصول بیان کرتا ہے بلکہ روزمرہ کے معاملات، نکاح و طلاق، تجارت، اور وراثت کے احکام بھی فراہم کرتا ہے۔ عصرِ حاضر میں فقہ کی روشنی میں اجتہاد کے ذریعے جدید مسائل جیسے اسلامی بینکاری، ٹیکنالوجی سے متعلق احکام، اور دیگر پیچیدہ معاملات کے حل تلاش کیے جارہے ہیں، جو اس علم کی عملی اہمیت کو مزید واضح کرتے ہیں[4]۔

فقہ کی لغوی تعریف

عربی زبان میں "فقہ "کا مادہ "ف ق ہ" ہے، جس کے معنی فہم، سمجھ بوجھ اور بصیرت کے آتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں یہ لفظ متعدد بار استعمال ہوا ہے، جس کا مطلب کسی بات کی گہری سمجھ بوجھ حاصل کرنا ہے۔

[1] قرآن مجید، سورۃ التوبہ، آیت 122

[2] ابو بکر جصاص، "احکام القرآن"، دار الفکر، 1995، جلد 1، صفحہ 45۔

[3] امام ابو حنیفہ، "الفقہ الاکبر"، دار ابن حزم، 2002، صفحہ 12۔

[4] محمد الشوکانی، "نیل الاوطار"، دار ابن حزم، 2005، جلد 1، صفحہ 250۔

قرآن مجید میں فقہ کا استعمال

1. **وما كان المؤمنون لينفروا كافة فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين ولينذروا قومهم اذا رجعوا اليهم لعلهم يحذرون**[5]

ترجمہ :اسی طرح تمام مسلمانوں کا ایک ساتھ کھڑا ہونا ممکن نہیں۔ اس لیے کچھ لوگ مسلمانوں کے ہر طبقہ سے دینی تعلیمات (یعنی فقہ)حاصل کرنے کے لیے نکلے، تاکہ وہ اپنے لوگوں کو آگاہ کر سکیں۔

2. **قَالُوا يُشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ**[6]

ترجمہ :انہوں نے شعیب سے کہا اے شعیب ہم تمہاری باتوں کو زیادہ نہیں سمجھ پائے۔

فقہ کی ضرورت اور اہمیت

اسلامی قانون زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔ فقہ اسلامی اصولوں کی تشریح، تشریح اور حقیقی زندگی میں ان کا اطلاق ہے۔ فقہ اس لیے بھی اہم ہے کہ یہ قرآن و سنت کے عمومی اصولوں کے مطابق چھوٹے چھوٹے فیصلے کرنے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:**من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين**[7]"یعنی" اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ نیکی کرنا چاہتا ہے وہ دین کا علم حاصل کر لیتا ہے "اس حدیث سے فقہ کی ضرورت اور اس کے سیکھنے کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ دین کی صحیح تفہیم کے بغیر کوئی بھی مسلمان اپنے عقائد و اعمال کو درست سمت میں نہیں لے جا سکتا۔

فقہ کی ایک بڑی اہمیت یہ ہے کہ یہ فرد اور معاشرے کی زندگی کے تمام پہلوؤں میں راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ عبادات جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے احکام فقہ کی بدولت تفصیل سے معلوم ہوتے ہیں۔ فقہ کے ذریعے حلال و حرام کی تمیز ممکن ہوتی ہے، اور شریعت کے مقرر کردہ اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے میں مدد ملتی ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا"

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ تِبْيَٰنًا لِّكُلِّ شَىْءٍ[8]

" اس کے علاوہ، ہم نے آپ کو یہ کتاب بھیجی ہے جو ہر چیز کی وضاحت کرے گی"

لیکن اس وضاحت کو عملی زندگی میں نافذ کرنے کے لیے فقہ ضروری ہے تاکہ قرآن و سنت کی تعلیمات کو عملی مسائل میں لاگو کیا جا سکے۔ فقہ کی ایک اور اہمیت یہ ہے کہ یہ معاملات اور معاشرتی امور میں اسلامی اصولوں کا تعین کرتا ہے۔ نکاح و طلاق، خرید و فروخت، قرض و لین دین، عدالت و گواہی، جرائم اور سزائیں جیسے اہم موضوعات فقہ میں تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ اگر فقہ نہ ہوتا تو مسلمان اپنی روزمرہ زندگی میں

[5] سورۃ التوبہ، آیت 122
[6] سورۃ ہود، آیت 91
[7] صحیح بخاری، حدیث 71
[8] قرآن مجید، سورۃ النحل، آیت 89

بہت سے ایسے مسائل میں الجھ جاتے جن کا حل انہیں قرآن وحدیث میں براہ راست نہ ملتا۔ اسی لیے امام شافعیؒ فرماتے ہیں"**الناس في الفقه عيال على أبي حنيفة** یعنی فقہ میں لوگ امام ابو حنیفہ کے محتاج ہیں(ابن عبد البر، الانتقاء(، جو اس علم کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

فقہ کی ضرورت عصرِ حاضر میں مزید بڑھ گئی ہے کیونکہ نئی ٹیکنالوجیز، کاروباری طریقے اور سماجی مسائل پیدا ہو رہے ہیں جن کا براہ راست ذکر قرآن وحدیث میں موجود نہیں۔ اسلامی بینکاری، جدید میڈیکل مسائل، ڈیجیٹل معیشت اور عالمی تعلقات جیسے امور میں فقہ ہی وہ ذریعہ ہے جو اجتہاد کے ذریعے شریعت کے اصولوں کے مطابق رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ چنانچہ علماء کرام اور مفتیانِ عظام اجتہاد کے اصولوں کی روشنی میں فقہ کی بنیاد پر نئے مسائل کا حل نکالتے ہیں۔ فقہ کی یہی جامعیت اور ہمہ گیریت اسے ہر دور میں ناگزیر بناتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اسلامی تاریخ میں فقہ کو ہمیشہ بنیادی مقام حاصل رہا ہے[9]۔

فقہی تفاسیر کا پس منظر

فقہی تفاسیر کی تعریف

فقہی تفسیر سے مراد وہ تفاسیر ہیں جن میں قرآنی آیات سے براہ راست شرعی احکام اخذ کیے جاتے ہیں۔ ان میں فروعی اور اصولی فقہی مسائل پر بحث کی جاتی ہے اور فقہاء اپنے مسلک کے مطابق آیات کی تشریح کرتے ہیں۔ امام زرکشیؒ (م794ھ) فقہی تفسیر کو ان تفاسیر میں شمار کرتے ہیں جو قرآن کے احکام کی وضاحت پر مرکوز ہوتی ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب البرہان فی علوم القرآن میں فقہی تفاسیر کو ایک مستقل صنف کے طور پر بیان کیا ہے۔

قرآن مجید اسلامی قانون اور احکامِ شریعت کا بنیادی ماخذ ہے، جس کی تشریح وتوضیح نبی کریم ﷺ کے اقوال وافعال (حدیث) اور بعد میں فقہاء و مفسرین کی کاوشوں سے کی گئی۔ ابتدائی دور میں تفاسیر کا بنیادی مقصد قرآن کی لغوی، نحوی اور معنوی وضاحت کرنا تھا، تاہم وقت کے ساتھ ساتھ اسلامی معاشرتی، اقتصادی اور عدالتی نظام کی تشکیل کے لیے فقہی تفاسیر وجود میں آئیں۔ ابتدائی اسلامی دور میں قرآن کریم کی تفسیر کا بنیادی ذریعہ **نبی کریم ﷺ کی تعلیمات** اور صحابہ کرامؓ کی تشریحات تھیں[10]۔ جیسے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ، حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ اور دیگر صحابہ نے قرآن کے فقہی مضامین کی وضاحت کی۔ فقہ اسلامی شریعت کی عملی تفہیم ہے اور چونکہ قرآن وحدیث میں بیان کردہ احکام کی تعبیر میں بعض اوقات اختلاف رائے پیدا ہوتا تھا، اس لیے مختلف مکاتبِ فکر نے اپنی تشریحات کے مطابق فقہی تفاسیر مرتب کیں۔ جب اسلامی سلطنت وسیع ہوئی اور مختلف علاقوں میں نئے سماجی اور قانونی مسائل سامنے آئے، تو علماء نے قرآن وسنت کی روشنی میں اجتہاد کا طریقہ اپنایا۔ اس طرح چار بڑے فقہی مکاتبِ فکر (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) وجود میں آئے، جنہوں نے نہ صرف فقہ کے اصول مرتب کیے بلکہ قرآن کی فقہی تشریح میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ اس دور میں تفسیری ادب میں ایک نئی جہت سامنے آئی، جس میں مخصوص مکاتبِ فکر سے وابستہ مفسرین نے اپنے مخصوص اصول ومنہج کے مطابق قرآن کی تفسیر کی۔ فقہی تفاسیر کی ضرورت اس وقت مزید بڑھ گئی جب اسلامی حکومتوں میں قاضیوں اور مفتیوں کو شرعی

---

[9] تفسیر ابن کثیر، جلد4، صفحہ 576

[10] البرہان فی علوم القرآن، امام بدر الدین زرکشیؒ، جلد2، صفحہ 155

فیصلے کرنے کے لیے قرآن وحدیث کے براہ راست احکام کی تفہیم میں مددگار ہوئی۔ اسی لیے کئی مفسرین نے اپنی تفاسیر میں فقہی مسائل کو زیادہ نمایاں کیا، اور مخصوص آیات کی روشنی میں فقہی احکام کو اخذ کیا[11]۔

اہم نکتہ:

فقہی تفاسیر کا بنیادی مقصد قرآن کے قانونی پہلوؤں پر روشنی ڈالنا، احکامِ شریعت کو واضح کرنا، اور عملی زندگی میں ان کے نفاذ کے طریقہ کار کو بیان کرنا تھا۔ ان تفاسیر میں عبادات، معاملات، حدود و تعزیرات، عائلی قوانین اور دیگر فقہی مسائل کی وضاحت تفصیلی دلائل کے ساتھ کی گئی۔

فقہ اور تفسیر کا باہمی تعلق

قرآن کریم نہ صرف عقائد اور اخلاقیات کی کتاب ہے بلکہ اس میں زندگی کے تمام پہلوؤں کے لیے احکام بھی موجود ہیں۔ فقہ اسلامی قوانین کا وہ علم ہے جو قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس کی روشنی میں شرعی احکام کو اخذ کرتا ہے۔ اس لیے فقہ اور تفسیر کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے

وَنَزَّلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ ۚ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا[12]

ہم نے آپ پر ایک سچی کتاب بھی بھیجی ہے تاکہ آپ لوگوں میں اللہ کی ہدایت کے مطابق حکومت کریں اور جھوٹوں کی حمایت نہ کریں۔

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ قرآن میں موجود احکام کو سمجھنا اور ان پر عمل درآمد کرنا ضروری ہے، جو فقہ اور تفسیر دونوں کا بنیادی مقصد ہے

ابتدائی فقہی تشریحات اور صحابہ کرامؓ کا کردار

صحابہ کرامؓ میں حضرت عبد اللہ بن عباسؓ، حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ فقہ و تفسیر میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ یہ حضرات مختلف فقہی مسائل پر اپنی آراء بیان کرتے اور قرآن کی آیات کی روشنی میں مسائل کا حل پیش کرتے تھے۔

قرآن میں ہے:

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ[13]

ترجمہ" : اگر آپ نہیں جانتے تو اہل علم والوں سے پوچھ لیں۔"

یہ آیت علمائے کرام اور فقہاء کی طرف رجوع کرنے کی اہمیت کو واضح کرتی ہے، جو فقہی تفسیر کے وجود میں آنے کی ایک بڑی دلیل ہے۔

فقہی تفاسیر اور ان کے مناہج

فقہی تفاسیر اسلامی علوم میں ایک خاص مقام رکھتی ہیں کیونکہ ان میں قرآن کریم کی تشریح ایسے انداز میں کی جاتی ہے جو فقہی مسائل کے حل میں معاون ہو۔ یہ تفاسیر بنیادی طور پر ان آیات پر توجہ دیتی ہیں جن میں عبادات، معاملات، نکاح و طلاق، حدود و تعزیرات، تجارت، اور دیگر

---

[11] الإتقان في علوم القرآن، امام جلال الدین السیوطیؒ، جلد 2، صفحہ 458

[12] تفسیر الطبری، امام محمد بن جریر الطبریؒ، جلد 6، صفحہ 240

[13] تفسیر ابن کثیر، امام عماد الدین ابن کثیرؒ، جلد 4، صفحہ 489

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

فقہی امور سے متعلق احکام بیان کیے گئے ہیں۔ فقہاء نے ہر دور میں اپنے مکتبِ فکر کے اصولوں کی روشنی میں قرآنی آیات کی تشریح کی اور مختلف فقہی استنباطات پیش کیے۔ ہر مکتبِ فکر کے مفسرین نے اپنی فقہی تشریحات میں اپنے اصولوں کو ترجیح دی، جیسے حنفی مکتب نے قیاس اور استحسان کو زیادہ اہمیت دی، مالکی مکتب نے عملِ اہل مدینہ کو فوقیت دی، شافعی مکتب نے قرآن و حدیث کو براہ راست بنیاد بنایا، اور حنبلی مکتب نے نصوص کے ظاہر پر زیادہ انحصار کیا۔ چنانچہ، ان تفاسیر کا اسلوب و منہج ان کے فقہی رجحانات کا آئینہ دار ہوتا ہے[14]۔ مثال کے طور پر، امام جصاصؒ کی "احکام القرآن" حنفی اصولوں کے مطابق مرتب کی گئی ہے، جبکہ امام ابن العربیؒ کی "احکام القرآن" مالکی مکتب کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔ شافعی مکتب میں امام رازیؒ کی "تفسیر کبیر" اور حنبلی مکتب میں امام ابن قدامہؒ کی تفسیری آراء قابلِ ذکر ہیں۔ فقہی تفاسیر کا منہج اس انداز میں ترتیب دیا جاتا ہے کہ ہر آیت کے فقہی پہلو کو اجاگر کیا جائے۔ یہ تفاسیر اصولِ فقہ کی روشنی میں قرآن کے نصوص کی تشریح کرتی ہیں اور ان سے مختلف احکام مستنبط کرتی ہیں۔ ان میں ایک خاص اسلوب یہ بھی ہے کہ مختلف فقہی مکاتبِ فکر کے مابین اختلافی مسائل پر بحث کی جاتی ہے اور ہر مسلک کے دلائل کو تفصیل سے پیش کیا جاتا ہے۔ بعض مفسرین نے اپنے مکتب کے مطابق ایک مخصوص رائے کو راجح قرار دیا، جبکہ بعض دیگر نے تمام آراء کو غیر جانبدار انداز میں بیان کیا۔ مزید برآں، فقہی تفاسیر میں حدیث اور آثارِ صحابہ سے بھی استفادہ کیا جاتا ہے تاکہ قرآن کی تشریح کو مستند بنایا جا سکے۔ ان تفاسیر میں اصولِ استنباط جیسے قیاس، اجماع، استحسان، مصالح مرسلہ اور دیگر اصولوں کی جھلک نمایاں طور پر دیکھی جا سکتی ہے۔ مثال کے طور پر، امام قرطبیؒ کی "الجامع لأحکام القرآن" میں فقہی و قانونی پہلوؤں کو نمایاں کیا گیا ہے، اور امام شوکانیؒ کی "فتح القدیر" میں مختلف فقہی آراء کا غیر جانب دارانہ تجزیہ کیا گیا ہے۔

عصرِ حاضر میں بھی فقہی تفاسیر کا تسلسل جاری ہے اور جدید مفسرین نے فقہی مسائل کو نئے تناظر میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ جدید دور میں اسلامی قانون کے ارتقا کے ساتھ ساتھ فقہ اور تفسیر کے باہمی تعلق پر مزید تحقیق کی جا رہی ہے۔ معاصر مفسرین جیسے علامہ محمد شفیعؒ کی معارف القرآن اور مولانا امین احسن اصلاحیؒ کی تدبرِ قرآن میں فقہی نکات کو عصرِ حاضر کی ضروریات کے مطابق بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، جدید مسائل جیسے بینکنگ، بایو ٹیکنالوجی، معیشت، اور سیاسی معاملات کے حوالے سے بھی فقہی تفاسیر کی روشنی میں احکام اخذ کیے جا رہے ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فقہی تفاسیر کا منہج وقت کے ساتھ ساتھ ترقی کرتا رہا ہے اور یہ آج بھی امتِ مسلمہ کے لیے ایک قیمتی علمی سرمایہ ہیں۔ ان تفاسیر میں بنیادی طور پر عبادات، معاملات، معاشرتی قوانین، عائلی قوانین، حدود، قصاص، تجارت اور سیاست جیسے موضوعات پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ ان کا منہج عام تفاسیر سے مختلف ہوتا ہے، کیونکہ ان میں خاص طور پر فقہی استنباط اور اجتہادی طریقہ کار کو اپنایا گیا ہے۔ اسلام میں چار بڑے مکاتبِ فکر یعنی حنفی مالکی شافعی اور حنبلی موجود ہیں، اور ہر مکتب کے مفسرین نے اپنی فقہ کی روشنی میں تفسیر لکھی[15]۔

احکام القرآن از امام الجصاصؒ (حنفی مکتبِ فکر)

امام ابو بکر احمد بن علی الرازی الجصاص) متوفی 370ھ) کی کتاب "احکام القرآن " حنفی مکتبِ فکر کی ایک نمایاں فقہی تفسیر ہے۔ اس کتاب میں قرآن کریم کی احکامی آیات کی اصولی اور قیاسی بنیادوں پر تشریح کی گئی ہے۔ امام الجصاص نے اپنی تفسیر میں حنفی اصولِ فقہ کے مطابق آیات کی

[14] " أحکام القرآن"، جلد 1، صفحہ 5-10، دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔

[15] مام ابن العربیؒ– " أحکام القرآن"، جلد 1، صفحہ 15-18، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

تشریح کی ہے، اور وہ مقامات جہاں دوسرے مکاتبِ فکر سے اختلاف پایا جاتا ہے، وہاں دلائل کے ساتھ حنفی نقطہ نظر کو بیان کیا ہے۔ ان کی تفسیر میں قیاس کو بنیادی حیثیت دی گئی ہے، اور وہ قرآن وحدیث کے نصوص سے استنباط کے ساتھ ساتھ عقل اور اجماع کو بھی شامل کرتے ہیں۔

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا[16]

ترجمہ: ہاتھ کاٹ دو چور مرد اور چور عورتوں۔

امام الجصاص نے اس آیت پر فقہی بحث کرتے ہوئے حدِ سرقہ کی شرائط بیان کی ہیں اور وضاحت کی ہے کہ چوری کی وہ مقدار جس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا دی جائے، کیا ہوگی؟ ان کی رائے میں یہ مقدار نبی کریم ﷺ کی حدیث "تین درہم یا ایک چوتھائی دینار" کی روشنی میں طے کی گئی ہے۔

الجامع لأحکام القرآن از امام قرطبیؒ (مالکی مکتبِ فکر)

امام محمد بن احمد القرطبی (متوفی 671ھ) کی مشہور تفسیر الجامع لأحکام القرآن ایک جامع فقہی تفسیر ہے، جس میں مالکی فقہ کے اصولوں کے مطابق احکامی آیات کی تشریح کی گئی ہے۔

یہ تفسیر فقہ المالکیہ کے اصولوں پر مبنی ہے، اور اس میں عمل اہل مدینہ کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ امام قرطبی نے آیات کی تفسیر میں حدیث، اجماع، قیاس اور سلف صالحین کی آراء کو بنیادی حیثیت دی ہے۔ ان کی کتاب میں صرف مالکی مکتب کا مؤقف ہی نہیں بلکہ دیگر مکاتبِ فکر کے نظریات بھی بیان کیے گئے ہیں، اور ان کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔

يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ[17]

ترجمہ: بے شک اللہ تمہارے لئے آسانیاں چاہتا ہے سختی نہیں

اس آیت کی روشنی میں امام قرطبی نے سفر میں روزہ نہ رکھنے کی رخصت کا ذکر کیا ہے اور کہا کہ یہ رخصت صرف ایک رعایت ہی نہیں بلکہ بعض مواقع پر واجب بھی ہو سکتی ہے، جیسا کہ سخت بیماری یا مشقت کی حالت میں۔

شافعی مکتبِ فکر اور اس کی فقہی تفسیر

شافعی مکتب کی بنیاد امام شافعیؒ (متوفی 204ھ) نے رکھی، جو اصولِ فقہ کے بانی سمجھے جاتے ہیں۔ ان کی تفاسیر میں نصوص قرآن وحدیث کو اولیت دی گئی ہے، اور قیاس واجماع کو محدود دائرے میں استعمال کیا گیا ہے۔

شافعی مکتب کی نمایاں تفاسیر درج ذیل ہیں:

1. **التفسیر الکبیر از امام رازیؒ**

اس میں فقہی مسائل پر علمی انداز میں بحث کی گئی ہے۔

2. **المحلی از ابن حزمؒ**

یہ تفسیر فقہ شافعی کے اصولوں پر مبنی ایک اہم تفسیر ہے۔

---

[16] سورۃ المائدہ: 38

[17] سورۃ البقرہ: 185

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com
Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ﴾[18]

ترجمہ: تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں (نکاح میں) حرام کر دی گئی ہیں۔

شافعی مکتب نے اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ حدیث میں ہے کہ رضاعی ماؤں اور بہنوں کو بھی حرام قرار دیا گیا ہے۔

زاد المسیر از امام ابن الجوزیؒ (حنبلی مکتبِ فکر)

امام عبد الرحمن ابن الجوزیؒ (متوفی 597ھ) کی تفسیر "زاد المسیر" فقہی اعتبار سے ایک منفرد تفسیر ہے، جو حنبلی مکتبِ فکر کی ترجمانی کرتی ہے۔ ابن الجوزی نے اپنی تفسیر میں حدیث اور سلف صالحین کی آراء کو نمایاں جگہ دی ہے۔ حنبلی فقہ میں قیاس کا استعمال دیگر مکاتب کے مقابلے میں بہت کم کیا جاتا ہے۔ اس کے بجائے، اگر کسی معاملے میں حدیث نہ ملے تو صحابہؓ کے فتاویٰ کو اختیار کیا جاتا ہے۔ اس مکتب میں سدّ الذرائع یعنی ان تمام امور کو ممنوع قرار دینا جو کسی برائی کا سبب بن سکتے ہیں، کو بھی اہمیت دی جاتی ہے۔ اس مکتب کو بعض اوقات سب سے سخت مکتب کہا جاتا ہے، کیونکہ اس میں اجتہاد کی گنجائش کم اور نصوص پر زیادہ انحصار کیا جاتا ہے۔

فقہی تفاسیر کی موجودہ دور میں اہمیت

اسلامی فقہ کی روشنی میں قرآن مجید کی تفسیر کا سلسلہ قدیم دور سے جاری ہے، مگر عصرِ حاضر میں اس کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ جدید معاشرتی، اقتصادی، قانونی، اور سیاسی چیلنجز نے یہ تقاضا کیا ہے کہ قرآنی احکام کو معاصر تناظر میں سمجھا اور پیش کیا جائے۔ جدید دور میں لکھی جانے والی فقہی تفاسیر میں روایتی اسلوب کے ساتھ اجتہادی پہلو کو بھی شامل کیا گیا ہے تاکہ اسلامی قوانین کو دورِ جدید کی ضروریات سے ہم آہنگ کیا جا سکے۔ آج کے فقہی مفسرین نہ صرف حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی مکاتبِ فکر کی تشریحات کو آگے بڑھا رہے ہیں[19] بلکہ وہ نئے قانونی اور فقہی مشکلات کے حل کے لیے قرآن کریم کی آیات سے رہنمائی بھی حاصل کر رہے ہیں۔ عصرِ حاضر میں فقہی تفسیر کا ایک منفرد پہلو یہ بھی ہے کہ جدید قانون، انسانی حقوق، بینکاری نظام، مالیاتی اصول، اور سائنس و ٹیکنالوجی کے مسائل پر بھی فقہ کی روشنی میں اجتہادی کام کیا جا رہا ہے۔ اس حوالے سے تفسیر المنار از رشید رضا، تدبر القرآن از امین احسن اصلاحی، معاصر اسلامی فقہ اور قرآن از ڈاکٹر وہبہ الزحیلی، اور تفہیم القرآن از مولانا مودودی جیسی تفاسیر نمایاں حیثیت رکھتی ہیں[20]۔

فَقِيهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان پر ایک فقہ عالم ہزار عابد سے بہتر ہے

یہ حدیث علم کی فضیلت اور اس کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے کہ ایک فقیہ (دین کی گہری سمجھ رکھنے والا عالم) عبادت گزاروں کی بڑی تعداد سے زیادہ مؤثر اور شیطان کے خلاف مضبوط ہوتا ہے۔

---

[18] سورۃ النساء:23

[19] رشید رضا، محمد. تفسیر المنار، مطبعۃ المنار، 1927ء۔

[20] مودودی، ابو الاعلیٰ. تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، 1942-1972ء۔

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

حدیث کا مفہوم:

اس حدیث سے علم اور علماء کی فضیلت واضح ہوتی ہے۔ نیک عبادت گزار (عابد) کے مقابلے میں ایک عالم (فقیہ) شیطان کے لیے زیادہ مشکل اور بوجھل ثابت ہوتا ہے، کیونکہ علم کے ذریعے وہ دوسروں کی رہنمائی بھی کرتا ہے اور شیطانی وسوسوں کا بہتر مقابلہ کر سکتا ہے۔

ایک اور جگہ پر ارشاد ہے

"يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ"

اللہ جسے چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جسے حکمت دی جائے اسے بہت زیادہ بھلائی مل گئی اور عقل والے ہی نصحیت حاصل کرتے ہیں

جدید فقہی تفاسیر اور ان کا اسلوب

عصرِ حاضر میں لکھی جانے والی فقہی تفاسیر میں روایتی تفاسیر کے برعکس ایک منفرد پہلو یہ بھی نظر آتا ہے کہ مفسرین نے شرعی احکام کو صرف فقہی دلائل تک محدود نہیں رکھا بلکہ انہوں نے اجتہادی، عقلی، اور قانونی پہلوؤں کو بھی اپنی تفاسیر میں شامل کیا ہے۔ مثال کے طور پر وہبہ الزحیلی کی تفسیر "التفسیر المنہجی للفقہ الاسلامی " ایک اہم معاصر فقہی تفسیر ہے[21] جس میں انہوں نے بین الاقوامی قانون، اسلامی بینکاری، اور جدید فقہی مسائل پر قرآنی اصولوں کی روشنی میں روشنی ڈالی ہے۔

اسی طرح مولانا مودودی کی تفسیر "تفہیم القرآن " میں بھی فقہ کے اصولوں کو نئے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ مولانا مودودی نے خاص طور پر اسلامی ریاست، معیشت، اور سیاست کے اصولوں کو قرآنی احکامات کی روشنی میں اجاگر کیا ہے۔ انہوں نے مختلف مکاتبِ فکر کی وضاحت کے ساتھ اسلامی قوانین کو جدید معاشرتی نظام سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی ہے[22]۔

عصرِ حاضر میں فقہی تفاسیر کے چیلنجز اور امکانات

جدید دور میں فقہی تفاسیر کو کئی چیلنجز کا سامنا ہے۔ ایک بڑا چیلنج یہ ہے کہ موجودہ عالمی قوانین اور اسلامی فقہ کے درمیان ہم آہنگی پیدا کی جائے۔ عصرِ حاضر میں سائنس و ٹیکنالوجی، جدید معیشت، جمہوریت، انسانی حقوق اور خواتین کے حقوق جیسے موضوعات اسلامی فقہ میں نئی اجتہادی کاوشوں کا تقاضا کرتے ہیں۔

کچھ جدید مفسرین، جیسے شیخ یوسف القرضاوی، نے اپنی تفاسیر میں اجتماعی اجتہاد پر زور دیا ہے، یعنی صرف ایک فرد کی رائے پر انحصار کرنے کے بجائے علماء کی اجتماعی آراء کو اہمیت دینا چاہیے۔ اس کے علاوہ، فقہی تفاسیر کو ڈیجیٹل دور میں منتقل کرنے اور ان کے تحقیقی مطالعے کو آن لائن پلیٹ فارمز، سافٹ ویئرز، اور ڈیٹا بیسز کے ذریعے عام کرنے کی ضرورت بھی محسوس کی جارہی ہے۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ معاصر فقہی تفاسیر کو مزید علمی بنیادوں پر استوار کیا جائے اور اجتہاد، قیاس، عرف، اور اجتماعی اجماع جیسے اصولوں کو استعمال کرتے ہوئے جدید اسلامی قانون سازی میں فقہائے کرام کی آراء کو زیادہ مؤثر طریقے سے پیش کیا جائے۔

---

[21] الزحیلی، وہبہ. التفسير المنهجي للفقه الإسلامي، دار الفکر، 2001ء۔

[22] مودودی، ابو الاعلیٰ. تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، 1942-1972ء۔

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

بحث و خلاصہ

فقہی تفاسیر کا ارتقاء اسلامی فقہ کے مختلف مکاتبِ فکر کے ساتھ ساتھ ہوتا رہا ہے، اور ہر دور کے مفسرین نے اپنے علمی پسِ منظر، فکری رجحان، اور مذہبی وابستگی کے مطابق قرآن کی تفسیر کی ہے۔ قرآنی احکام کی توضیح میں فقہ حنفی، فقہ مالکی، فقہ شافعی اور فقہ حنبلی کے مفسرین نے اپنے اصول و ضوابط کے مطابق تفسیری کام انجام دیا۔ اس تحقیق میں ہم نے فقہی تفاسیر کی تاریخی حیثیت، ان کے اسلوب، اور ان کے مناہج کا تفصیلی جائزہ لیا[23]۔

احکام القرآن پر مبنی تفاسیر میں فقہائے کرام نے خاص طور پر ان آیات پر غور و فکر کیا جو عبادات، معاملات، نکاح و طلاق، حدود و تعزیرات، معیشت و تجارت، اور سیاست و قضاء جیسے فقہی موضوعات سے متعلق تھیں۔ مثال کے طور پر، امام جصاص کی "احکام القرآن" اور امام قرطبی کی "الجامع لأحکام القرآن" کو فقہی تفاسیر میں ایک بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اسی طرح امام ابن العربی، امام سرخسی، امام شوکانی، اور امام ابن تیمیہ جیسے جید فقہاء نے بھی اپنی تفاسیر میں فقہی مسائل کو مرکزی حیثیت دی۔ عصرِ حاضر میں، جدید اسلامی ریاستوں اور مسلم معاشروں کے بدلتے ہوئے قوانین نے فقہی تفاسیر کی ضرورت کو مزید بڑھا دیا ہے۔ اس وقت کے مشہور مفسرین جیسے وہبہ الزحیلی، یوسف القرضاوی، اور مولانا مودودی نے جدید فقہی تفاسیر پیش کیں، جو دورِ جدید کے فقہی مسائل کو اجاگر کرنے میں معاون ثابت ہوئیں۔

فقہی تفاسیر اسلامی علوم میں ایک بنیادی حیثیت رکھتی ہیں، کیونکہ یہ اسلامی فقہ کو قرآن کی روشنی میں سمجھنے کا ایک اہم ذریعہ فراہم کرتی ہیں۔ اس تحقیق میں ہم نے فقہی تفاسیر کے پس منظر، ان کے مختلف مکاتبِ فکر کے اصول، اور ان کے اسلوب و منہج پر تفصیلی گفتگو کی۔ فقہ کی ضرورت و اہمیت کو سمجھنے کے بعد یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلامی قانون کی تشریح اور نفاذ کے لیے قرآن کی گہری تفہیم ضروری ہے۔ یہ بھی مشاہدہ کیا گیا کہ فقہی تفاسیر میں نہ صرف قرآن کے الفاظ کی لغوی و نحوی وضاحت کی جاتی ہے بلکہ ان سے اخذ شدہ احکام کو عملی زندگی میں نافذ کرنے کے اصول بھی بیان کیے جاتے ہیں۔ ہر مکتبِ فکر کے مفسرین نے اپنے فہم کے مطابق قرآن سے احکام اخذ کیے اور انہیں اپنی فقہ کے اصولوں پر پرکھا۔ اس تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ فقہی تفاسیر کی روایت نہ صرف ماضی میں اہم رہی ہے بلکہ عصرِ حاضر میں بھی اسلامی قوانین کی تشریح و تعبیر کے لیے بے حد ضروری ہے۔

نتائج

یہ مطالعہ فقہی تشریحات کے تاریخی ارتقاء، ان کے اسلوب اور ان کی عصری اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ تحقیق کے دوران درج ذیل نتائج حاصل کیے گئے:

* فقہی تشریحات اسلامی قانون کی وضاحت کا بنیادی ذریعہ ہیں اور مختلف فقہی مکاتب فکر کی بنیاد پر مرتب کی جاتی ہیں۔
* قرآنی احکام کی تشریح میں ہر مکتبہ فکر نے اپنے مخصوص اصول و ضوابط کو مد نظر رکھا جس کی وجہ سے فقہی تشریحات میں تنوع پایا جاتا ہے۔
* امام جصاص، امام قرطبی، امام ابن العربی، اور دیگر فقہاء نے نہ صرف اپنی تشریحات میں شرعی احکام کی وضاحت کی ہے بلکہ ان کے عملی اطلاق پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

[23] الجصاص، احمد بن علی الرازی. أحکام القرآن، دار الکتب العلمیة، 1992ء۔

AL-AASAR Journal **Vol. 1, No. 4 (2024)**
Quarterly *Research Journal* **Online ISSN: 3006-693X**
www. al-aasar.com **Print ISSN: 3006-6921**

* جدید دور میں فقہی تشریحات کی اہمیت بڑھ گئی ہے، کیونکہ نئے قانونی اور سماجی چیلنجوں کا سامنا کرنے کے لیے اجتہادی طریقہ اختیار کرنا ضروری ہو گیا ہے۔
* دور جدید میں وہبہ الزہیلی، یوسف القرضاوی اور مولانا مودودی جیسے مفسرین نے اسلامی قوانین کی جدید تشریحات پیش کی ہیں، جو عصری مسائل کے حل میں معاون ہیں۔

سفارشات:

* اسلامی قانون کی بہتر تفہیم کے لیے فقہی تشریحات کا گہرا مطالعہ کیا جانا چاہیے، تاکہ جدید دنیا میں اسلامی قانون کے اصولوں کو نافذ کرنا آسان ہو۔
* جدید مسائل کے حل کے لیے اجتہادی سوچ کو فروغ دینا اور اصول فقہ کی روشنی میں نئے قانونی مسائل کا حل تلاش کرنا۔
* اسلامی یونیورسٹیوں اور تحقیقی اداروں میں فقہی تشریحات پر مزید تحقیق کی جائے، تاکہ ان کے اصولوں کو جدید قانونی تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جا سکے۔
* اسلامی قانون کے نفاذ کے لیے فقہاء، علماء اور فقہاء کے درمیان مکالمے کو فروغ دینا، تاکہ عصری قوانین کو اسلامی اصولوں سے ہم آہنگ کیا جا سکے۔
* اسلامی قوانین کے بارے میں عوام کی آگاہی بڑھانے کے لیے فقہی تشریحات کے خلاصے عام زبان میں فراہم کیے جائیں، تاکہ لوگ شریعت کے اصولوں کو بہتر طریقے سے سمجھ سکیں۔